تار کا پتہ الفضل قادیان

نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

روزنامہ

الفضل قادیان

شرح چندہ
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
بیرون ہند ...
فی پرچہ ایک آنہ

پبلشر
بانی منیجر الفضل

ایڈیٹر
غلام نبی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

جلد ۲۳	مورخہ ۳ صفر ۱۳۵۵ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۵ اپریل ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۴۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے ۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت آج نسبتاً اچھی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری۔ اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کو ملتان اور ڈیرہ غازیخاں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ۔

حسب معمول آج بعد نماز مغرب مجلس ارشاد کا ہفتہ وار اجلاس ہوا۔ جس میں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر اور ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے نے انگریزی زبان میں تقریریں کیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے آرام پر اپنے بھائیوں کے آرام کو مقدم رکھو

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہرائے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے۔ اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں۔ تا وہ اس پر بیٹھ نہ جائے۔ تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں۔ اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں۔ اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے۔ تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں۔ اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے۔ آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے۔ اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہیئے۔ کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں۔ اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں۔ کیونکہ وہ میرا بھائی ہے۔ اور روحانی طور سے بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم۔ یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو۔ تو مجھے نہیں چاہیئے۔ کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں۔ یا چیں بجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں۔ یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں۔ کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل نہ سمجھے۔ اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی لینا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ تقریباً دو ماہ سے بیمار ہیں۔ نیز میرے والد صاحب بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ خاکسار میرزا اصغر بیگ سیالکوٹ

(۲) خاکسار نے امسال مولوی فاضل کا امتحان دینا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار چودہری نذیر احمد قادیان۔

(۳) خاکسار نے امسال امتحان منشی فاضل دینا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبد القدوس سرینگر (۴) خان بہادر محمد آصف زمان صاحب احمدی ڈپٹی کلکٹر گونڈہ جن کا تبادلہ اب ایٹہ میں ڈپٹی کمشنر کی جگہ ہوگیا ہے۔ عرصہ تین چار ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان (۵) عبد الجلیل خان صاحب چارسدہ تاحال بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ خاکسار منظور الحق اختر قادیان (۶) خاکسار بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد عبد اللہ گوپال (۷) عزیز عبد الحی اختر ڈرائیور کا امتحان دینے والا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبد الحق جنرل سکرٹری ایبٹ آباد

اعلانات نکاح

(۱) خاکسار کا نکاح نصرت سلطانہ بیگم بنت میاں نذیر احمد صاحب چغتائی مرحوم کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر ۱۰ اپریل مسجد احمدیہ لاہور میں مولوی عبد العزیز صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق مبارک کرے خاکسار عبد الکریم سیالکوٹ شہر (۲) خاکسار کی لڑکی ارشاد بیگم کا نکاح ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر ڈاکٹر ولائت شاہ صاحب کے صاحبزادے سید اقبال شاہ کے ساتھ جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب نے ۱۴ مارچ کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار شیر محمد از نیروبی (۳) ۱۵ اپریل چودہری احمد علی خان صاحب امجد پسر چودہری محمد علی خان صاحب اشرف ساکن بیرم پور ضلع ہوشیار پور کا نکاح ثانی شاہ عالم بیگم صاحبہ بنت چودہری محمد علی صاحب ساکن پھیروچیچی کے ساتھ مولوی سلطان علی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ پھیروچیچی نے بعوض مبلغ پانسو روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

خاکسار فتح محمد پھیروچیچی

ولادت

ملک فضل حسین صاحب مہاجر کے ہاں ۲۳ اپریل چوتھا لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچے کو عمر دراز عطا فرما کر خادم دین بنائے۔ خاکسار ن ۔ ر ۔ آسیہ احمد علی مولوی فاضل قادیان

آئندہ درس القرآن صرف خریداروں کو بھیجا جائیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس القرآن جو "الفضل" میں ہفتہ وار چھپ رہا ہے تمام خریداران الفضل کی خدمت میں اس لئے بھیجا جاتا رہا ہے۔ کہ جو اصحاب اس کے خریدار بننا چاہیں۔ وہ اطلاع دے دیں۔ اس رنگ میں ایک نمبر اور بھیجا جائے گا۔ اور پھر صرف انہی اصحاب کو ارسال کیا جائے گا۔ جن کی طرف سے درس بھیجنے کی اطلاع پہنچ چکی ہے پس جن اصحاب نے ابھی تک اس کی خریداری کی اطلاع نہیں دی۔ وہ فوراً مطلع فرمادیں۔ ورنہ بعد میں اطلاع دینے پر ہم ان کے لئے وہ صفحات مہیا کرنے سے معذور ہوں گے۔ جو ان کی سستی کی وجہ سے نہ بھیجے جاسکیں گے۔

(منیجر الفضل)

نظارت بیت المال کا اعلان

۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو اس تیسرے سال کا اختتام ہے۔ جس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شاورت ۱۹۳۳ء میں بقایوں اور بجٹوں کو پورا کرنے کے بارے میں فرمایا تھا۔ کہ آئندہ تین سال تک جس جماعت کے ذمہ بقایا نکلتا رہے گا۔ اس کے متعلق آخری فیصلہ کیا جائے گا۔

نیک کام کی تکمیل کے لئے تھوڑا وقت مل جانا ہی انسان کو کہیں سے کہیں پہونچا دیتا ہے جبکہ اس قلیل وقت میں انسان اپنی گذشتہ عمر کی صدہا کوتاہیوں کی تلافی کرے۔ پس ممکن ہے کہ دوست اس آخری یاد دہانی پر بقایا کی ادائیگی کا تہیہ فرمائیں۔ اور کامیاب ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و مددگار ہو۔ اور ہمیں اپنے فرائض کی تکمیل اور کوتاہی کی تلافی کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال قادیان

"البشریٰ" کی توسیع اشاعت اور مالی امداد کے لئے اپیل

رسالہ البشریٰ کی امداد کے لئے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب کو تحریک کی گئی تھی۔ کہ بلاد عربیہ میں البشریٰ کا اجرا نہایت مبارک ثابت ہوا ہے۔ درحقیقت کوئی مشن بھی صحیح طور پر اپنے فرائض تبلیغ ادا نہیں کرسکتا۔ جب تک اس کے ہاتھ میں اشاعت کے وسائل نہ ہوں۔ مولوی ابو العطاء صاحب فاضل نے اس ضرورت کو محسوس کرکے جرأت کی۔ اور البشریٰ کو جاری کیا۔ اور اپنے مصارف سے روپیہ بچا بچا کر اسے اپنے زمانہ کارکردگی میں خوش اسلوبی سے جاری رکھا۔ مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے بھی اگرچہ ان کا تجربہ اس بارہ میں بالکل نیا ہے۔ پوری جدوجہد کے ساتھ البشریٰ کی اشاعت کا انتظام بدستور قائم رکھا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں البشریٰ کی اشاعت ہر اعتبار سے توسیع کی محتاج ہے۔ تا اسے پورے طور پر مفید بنایا جاسکے۔ ہم جو میدان تبلیغ میں کام نہیں کررہے۔ بلاد عربیہ کے مبلغ کی مشکلات کا یہاں بیٹھے اندازہ نہیں کرسکتے۔ گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جب البشریٰ کے لئے تحریک کی گئی تھی۔ تو نواب چودہری محمد الدین خان صاحب نے اس کی اعانت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ڈیڑھ صد روپیہ کی مدد دی۔

جماعت میں بفضلہ تعالیٰ ایسے بہت سے مخیر ذی استطاعت احباب موجود ہیں۔ جو تھوڑی تھوڑی امداد سے ایک کافی سرمایہ ہم پہونچا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فریضہ تبلیغ ہمارے سپرد کیا ہے۔ اور ہم ہی نے اسے سرانجام دینا ہے۔ ہم میں سے کچھ میدان جہاد میں کام کرنے والے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کے مطابق کام کررہے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں۔ جن پر بالطبع یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ گھر بیٹھے تھوڑا بہت خرچ کرکے ان کام کرنے والوں کے ساتھ کام اور ثواب دونوں میں باسانی شریک ہو جائیں۔ وہ شخص جو مدد دے سکتا ہے مگر نہیں دیتا۔ اپنے آپ کو ایک بہت بڑی نیکی سے محروم کررہا ہے۔

پس احباب کو چاہیئے۔ کہ "البشریٰ" کی توسیع اشاعت کے لئے خاص طور پر کوشش کریں۔ اور ذی استطاعت احباب مالی امداد دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مبلغ رنگون بخیریت ہیں

مولوی احمد خان صاحب مبلغ رنگون (برما) کا بخیریت برما پہونچنے کا خط آگیا ہے۔

خاکسار غلام نبی مصری۔ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳ صفر ۱۳۵۵ھ

لارڈ ولنگڈن اور مُسلمانانِ ہند

پُرامن فضا قائم کرنے کے متعلق مُسلمانوں کی خدمات کا اعتراف

لارڈ ولنگڈن کو اپنا پانچسالہ عہدِ حکومت ختم کرنے کے بعد ہندوستان سے روانگی پر مسلمانانِ بمبئی نے ایک الوداعی ایڈریس پیش کیا جس کا جواب دیتے ہوئے لارڈ موصوف کو مسلمانانِ ہند کے متعلق اپنے تاثرات آخری مرتبہ بیان کرنے کا موقعہ مل گیا۔ چنانچہ انہوں نے کہا مجھے اس امر کی خوشی ہے۔ کہ روانگی ہندوستان سے قبل مسلمانوں سے ملنے کا ایک اور موقعہ ملا ہے۔ آپ نے میری ان خدمات کا جو میں گزشتہ پانچسال کے دوران میں اس ملک کی سرانجام دیتا رہا ہوں، ذکر کیا ہے۔ یہ عرصہ واقعی جیسا کہ آپ نے کہا ہے بہت نازک تھا لیکن مجھے آپ سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ آپ خیال کرتے ہیں۔ کہ میں نے ہندوستان کو نہ صرف نیا آئین دلایا۔ بلکہ اس ملک میں امن و سکون کی فضا قائم کرنے میں بھی اہم حصہ لیا ہے۔ اس قسم کی فضا نئے آئین کی کامیابی کے لئے نہایت ضروری ہے لیکن اس فضا کے پیدا کرنے کا سہرا صرف میرے سر ہی نہیں۔ بلکہ میں ہندوستان کے مسلمانوں کا اس امداد کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس دوران میں وہ مجھے بہم پہنچاتے رہے مسلمانوں کے ذمہ دار اصحاب کا تمام رجحان غیر آئینی ایجی ٹیشن کی شکل و صورت کے خلاف رہا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے مطالبات پر زور دیتے رہے ہیں۔ اور اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے کارروائی کرتے رہے ہیں۔ مگر انہوں نے اس ابھاری مقصد کو کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ جو ہم سب کے پیش نظر ہے یعنی متحدہ ہندوستان کی سیاسی ترقی۔

ان الفاظ میں لارڈ ولنگڈن نے جس بات کا ذکر کیا ہے۔ وہ کئی بار پہلے بھی بیان کی جا چکی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند نے بحیثیت قوم گزشتہ نازک دور میں امن کے قیام۔ اور قانون کے احترام کے لئے حکومت کو بہت بڑی امداد دی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ حکومت نے ان کے لئے کیا کیا۔ اور ایسی حالت میں کیا کیا۔ جبکہ مسلمانانِ ہند نے حکومت کو مشکلات سے بچانے کے لئے ہندوستان کی بہت بڑی اکثریت کے خلاف ایجی ٹیشن میں شریک ہونے سے انکار کر کے اسے اپنا دشمن بنا لیا۔ کسی کے احسان کا اعتراف بھی شرافت کی علامت ہے۔ اور اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے سب سے بڑے سابق حکمران نے ملک میں امن و سکون کی فضا قائم کرنے کے متعلق مسلمانانِ ہند کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے نہ صرف اپنی بلکہ اپنی قوم کی شرافت کا اظہار کیا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا مسلمانوں کو اس قسم کے اعتراف نے پہلے کوئی فائدہ پہنچایا۔ یا اب پہنچا سکتا ہے۔

مسلمانوں کے متعلق اس اعتراف کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ غیر مسلموں نے نہ صرف حکومت کو اس قسم کی کوئی امداد نہیں دی۔ بلکہ وہ خلافِ امن۔ اور خلافِ قانون جدوجہد کر کے مشکلات پیدا کرتے رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں نے ان کا ساتھ دینے کی بجائے قانون کا ساتھ دیا۔ اور امن کے لئے کوشاں رہے ہیں۔ یہ کہکر ہندوستان کی اکثریت کو یہ موقعہ تو بہم پہنچا دیا گیا۔ کہ وہ مسلمانوں کو ممکن سے ممکن نقصان پہنچانے۔ اور کر در کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔ انہیں ملک کے دشمن اور غیر ملکی حکومت کے چاپلوس قرار دے۔ لیکن مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہنچانا تو الگ رہا۔ اکثریت کے ضررات سے بچانے کے لئے بھی اس وقت تک کچھ نہیں کیا گیا۔ حکومت کے اداروں پر آج بھی غیر مسلموں کا ہی قبضہ ہے۔ آج بھی ان کے دروازے مسلمانوں کے لئے بند ہیں۔ آج بھی مسلمانوں کے حقوق غصب کئے جا رہے ہیں۔ اور وہ ایسے ہی لوگوں کے رحم پر ہیں۔ جن کو چھوڑ کر انہوں نے نہایت نازک حالات میں حکومت کا ساتھ دیا۔

لارڈ ولنگڈن نے اپنے عہدِ حکومت کے ایک بہت بڑے کارنامہ آئین جدید کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اس میں بھی مسلمانانِ ہند کو جس کس مپرسی کی حالت میں رکھا گیا ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جن ایک دو صوبوں میں ان کی اکثریت ہے۔ وہاں بھی ان کی اکثریت کو سخت مخدوش بنا دیا گیا ہے۔

غرض حکومت اگر مسلمانوں کے رویہ اور ان کے متعلق اپنے سلوک پر غور کرے تو اسے ماننا پڑے گا۔ کہ جہاں مسلمانوں نے نہایت نازک دور میں حکومت کی بہترین خدمات سرانجام دی ہیں۔ ایسی بہترین کہ لارڈ ولنگڈن نے جاتے ہوئے بھی ان کا اعتراف خاص طور پر کیا ہے۔ وہاں حکومت نے مسلمانوں کے لئے اتنا بھی تو نہیں کیا۔ کہ اکثریت کے بے جا دباؤ کے نیچے سے انہیں نکال دیا ہو۔ اور ان کے معمولی حقوق انہیں مل گئے ہوں۔ جہاں مسلمانوں نے حکومت اور ملک کے متعلق جو رویہ اختیار کیا۔ ازراہ دیانت۔ اور شرافت اختیار کیا۔ اپنے نزدیک صحیح اور درست سمجھ کر اختیار کیا۔ اپنے مذہب کی تعلیم کے مطابق اختیار کیا۔ اور برادرانِ وطن سے "غدارانِ وطن" اور "دشمنانِ وطن" کا خطاب پایا۔ اور ہر طرح نقصان اٹھایا۔ لیکن حکومت نے صرف ان کی امن پسندی اور قانون کی پابندی کا اعتراف کر لینا کافی سمجھا۔ حالانکہ یہ اعتراف مسلمانوں کے لئے مصیبت جان بن رہا ہے۔ کیونکہ اسے مسلمانوں کی ہندوستان سے غداری اور قوم فروشی کی سند بتایا جا رہا ہے۔

لارڈ ولنگڈن تو اپنا عہدہ ختم کر کے ہندوستان سے روانہ ہو چکے۔ اس لئے اب ان سے کچھ کہنا عبث ہے۔ البتہ موجودہ وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو سے ہم ضرور گزارش کریں گے۔ کہ مسلمانانِ ہند کی خدمات کا صرف زبانی اعتراف ہی کافی نہ سمجھا جائے۔ بلکہ عملی طور پر بھی اس کا اقرار کیا جائے۔

نئے وائسرائے ہند کے دل میں خدا کی خشیت اور اس کی مخلوق کی ہمدردی

ہندوستان کے نئے وائسرائے مارکوئیس آف لنلتھگو خاص خوبیوں کے انسان معلوم ہوتے ہیں انہوں نے ساحلِ ہند پر قدم رکھتے ہی بعض ایسی دلچسپ اور موثر باتیں کہی ہیں۔ جنہوں نے باشندگانِ ہند کے ہر طبقہ کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی ہے خاص کر خدا تعالیٰ کی مصیبت زدہ مخلوق کے ساتھ آپ کی عملی ہمدردی اور اپنے خالق سے دعا کے ذریعہ امداد کی خواہش ایسی باتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے ہندوستان کی مذہبی اور اخلاقی فضا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ وائسرائے ہند نے اپنے ورود دہلی پر ہزارہا غربا و مساکین کو ایڈورڈ پارک کوئنیس گارڈن، سبزی منڈی سیونسپل سکول بستی دہلی مٹون ہال میں پر تکلف دعوت دی یہ تقریب اپنی نوعیت کے لحاظ سے غالباً پہلی تقریب ہے۔ جو ہندوستان کے سب سے اعلےٰ حاکم کی طرف سے ہندوستان کے سب سے زیادہ مصیبت زدہ طبقہ کے متعلق وقوع میں آئی ہے۔

اسی طرح وائسرائے ہند کے یہ جملے بھی یادگار سمجھے جائینگے۔ جو انہوں نے دہلی کی تقریر میں باشندگانِ ہند کو مخاطب کر کے بیان کئے کہ "آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں بدوں دریغ جو تاثر میں اپنا دل۔ اپنا دماغ اور اپنی صحت جو اللہ مجھے عنایت کریگا۔ آپ کے ملک کی خدمت کیلئے وقف کر دونگا۔ اس چیز کے لئے میں آپ سے ملتجی ہوں۔ کہ آپ اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں۔"

اسی سلسلہ تقریر میں آپنے یہ بھی فرمایا۔ "میں نوجوانوں کو ملک معظم کا نائب اور دوست ہوتے کی حیثیت سے نصیحت کرتا ہوں۔ کہ آپ خدا سے ڈریں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک ہیبتناک نشان

طاعون اور اس کی لرزہ خیز تباہ کاریاں

خدا تعالےٰ کی ہیبت ناک تجلی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے اہم ترین نشانات میں سے ایک عظیم الشان نشان وہ ہے جو طاعون کی صورت میں ایک عرصہ دنیا پر مسلط رہا۔ اور جو اب بھی اپنی تباہ کاریوں سے ہزارہا گھروں کو برباد اور سینکڑوں آبادیوں کو ویرانہ بناتا رہتا ہے۔ مگر افسوس خدا تعالےٰ کی اس ہیبت ناک تجلی کا مشاہدہ کرنے کے باوجود لوگ صداقت کو قبول نہیں کرتے اور اپنے تمرد اور سرکشی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

طاعون کے متعلق متعدد پیشگوئیاں

پنجاب اور ہندوستان میں ابھی طاعون کا کہیں نشان نہ تھا۔ بلکہ اکثر لوگ طاعون کے نام تک سے ناواقف تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا۔ الامراض تشاع والنفوس تضاع۔ یعنے عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جبکہ مختلف قسم کے امراض پھیلیں گے۔ اور لوگوں کی جانیں ضائع ہوں گی۔ یہ الہام اجمالاً اپنے اندر طاعون کی خبر رکھتا تھا۔ مگر اس کے بعد ۱۸۹۴ء میں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق رمضان میں کسوف و خسوف ہوا۔ تو اس کا ذکر کرتے ہوئے نور الحق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا

"وحاصل الکلام ان الکسوف والخسوف آیتان مخوفتان واذا اجتمعا فھو تھدید شدید من الرحمٰن واشارۃ الی ان العذاب قد قدر واکد من اللہ لاھل العدوان"

یعنی کسوف وخسوف دو ڈرانے والے نشان ہیں۔ اور ان دونوں کا ایک ہی مہینہ میں جمع ہو جانا خدا رحمان کی سخت دھمکی ہے۔ اس امر پر کہ سرکشوں کے لئے عذاب مقدر ہو چکا ہے۔ اور اس کا ظاہر ہونا الٰہی بارگاہ میں فیصلہ پا چکا ہے۔ اسی طرح آپ نے تحریر فرمایا

"اعلموا ان اللہ نفث فی روعی ان ھذا الخسوف والکسوف فی رمضان آیتان مخوفتان۔ لقوم اتبعوا الشیطان۔ ولئن ابوا فان العذاب نازل ساعۃ"

یعنی خدا نے اپنے الہام کے ساتھ میرے دل میں یہ پھونکا ہے۔ کہ لوگوں نے اگر اس خسوف وکسوف والے نشان سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ بلکہ انکار کیا۔ تو خدا کا عذاب ان کے قریب ہے۔

پھر حمامۃ البشریٰ میں آپ نے لکھا۔

فلما طغی الفسق المبید بسیلہ
تمنیت لو کان الوباء المتبر
فان ھلاک الناس عند اولی النھی
احب واولیٰ من ضلال یتبر

کہ جب ہلاک کرنے والے گناہوں کا طوفان اپنی حدود سے تجاوز کر گیا۔ تو میں نے اپنے رب سے دعا کی۔ کہ اے خدا ایک تباہ کرنے والی وبا، ان پر نازل کر۔ کیونکہ ہر دانا وعقلمند کے نزدیک انسانوں کا مر جانا اس گمراہی اور ضلالت سے بہتر ہے۔ جو خسران اور تباہی میں زیادہ کرے۔

اسی طرح سر الخلافہ میں بھی ان مخالفین پر طاعون پڑنے کی آپ نے بددعا فرمائی جن کی قسمت میں ہدایت مقدر نہ تھی۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں ؎

وخذ رب من عادی الصلاح ومفسداً
ونزل علیہ الرجز حقاً ودمر
وفرج کروبی یا کریمی ونجنی
ومزق خصیمی یا الٰھی وعفر

کہ اے میرے خدا جو شخص نیک راہ اور نیک کام کا دشمن ہے۔ اور فساد پر فساد کرتا ہے۔ اُسے پکڑ اور طاعون کا عذاب اس پر نازل کر کے اسے ہلاک کر۔ اے میرے کریم میری بے قراریوں کو دور فرما۔ اور مجھے غموں سے نجات دے۔ میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے۔ اور انہیں خاک میں ملا یہ دعائیں ان دنوں کی ہیں۔ جبکہ اس ملک میں طاعون کا کہیں نشان تک نہ تھا۔ اور لوگ خدا کے مامور کا انکار کر کے اُسے دکھ پہونچانا اپنے لئے باعث ثواب سمجھتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے۔ کہ گویا خدا انہیں نہیں پکڑے گا۔ مگر خدا کا عذاب آخر نازل ہوا۔ اور انہیں پتہ لگ گیا۔ کہ ایک نبی کو اذیت پہونچانا اپنی غضب کو کس طرح برانگیختہ کرتا ہے اسی کی طرف آپ نے اس شعر میں اشارہ فرمایا ہے کہ ؎

شکر للہ میری بھی آہیں نہیں خالی گئیں
کچھ بنیں طاعوں کی صورت کچھ زلازل کے بخار

سراج منیر میں طاعون کی خبر

پھر سراج المنیر میں بالصراحت آپ طاعون کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے بنی اسرائیل پر گوسالہ پرستی کے سبب سے موت بھیجی تھی۔ یعنی ایک وبا ان میں پڑ گئی تھی۔ جس سے وہ مر گئے تھے۔ اسی مقام کے متعلق اس عاجز کو الہام ہوا ہے۔ یا مسیح الخلق عدوانا۔ یعنی اے خلقت کے لئے مسیح ہماری متعدی بیماریوں کے لئے توجہ کر۔ اور براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۹ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ وہ عزاسمہ فرماتا ہے۔ انت مبارک فی الدنیا والاخرۃ امراض الناس وبرکاتہ ان ربک فعال لما یرید۔ یعنی تجھے دنیا اور آخرت میں برکت دی گئی ہے۔ خدا کی برکتوں کے ساتھ۔ لوگوں کی بیماریوں کی خبر ہے۔ کہ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ دیکھو یہ کس زمانہ کی خبریں ہیں۔ اور نہ معلوم کس وقت پوری ہوں گی۔ ایک وہ وقت ہے جو دعا سے مرتے ہیں۔ اور دوسرا وہ وقت آتا ہے۔ جب دعا سے زندہ ہوں گے۔"

لیکن جب بار بار کے جگانے کے باوجود بھی لوگوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ اور وہ ویسے ہی غفلت کے لحافوں میں سوئے رہے۔ جیسے پہلے سوتے تھے تو حضور نے ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں لکھا۔

اشتہار طاعون

"ایک ضروری امر ہے جس کے لکھنے پر میرے جوش ہمدردی نے مجھے آمادہ کیا ہے اور میں خوب جانتا ہوں۔ کہ جو لوگ روحانیت سے بے بہرہ ہیں۔ اسکو ہنسی اور ٹھٹھے سے دیکھیں گے مگر میرا فرض ہے۔ کہ میں اسکو نوع انسان کی ہمدردی کے لئے ظاہر کروں۔ اور وہ یہ ہے کہ آج جو ۶ فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ خدا تعالےٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں۔ اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ طاعون کے درخت ہیں۔ جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا۔ کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا۔ یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا۔ جو میں نے دیکھا۔ اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا۔ اور وہ یہ ہے کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم انہ اوی القریۃ۔ یعنی جب تک دلوں کی وبا معصیت دور نہ ہو۔ تب تک ظاہری وبا بھی دور نہ ہو گی۔"

قرآن مجید اور احادیث میں طاعون کا ذکر

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ متعدد پیشگوئیاں ہیں۔ جن کے مطابق طاعون کا آنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے۔ بلکہ جب ہم زیادہ غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید اور احادیث میں بھی طاعون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون۔ یعنی ہم لوگوں پر ایک ایسے زمانہ میں جبکہ ان پر ہماری طرف سے صحیح طریق پر حجت قائم ہو جائے گی۔ اور وہ ہماری نظروں میں فی الواقع مستوجب عذاب ہو جائینگے ایک ایسا کیڑا نازل کرینگے۔ جو زمینی کیڑا ہوگا۔ اور جو ان تمام لوگوں کو کاٹے گا۔ اور انہیں زخم لگائے گا جنہوں نے ہمارے مامور کا مقابلہ کیا کیونکہ انہوں نے ہمارے نشانوں پر کوئی یقین نہ کیا بلکہ جھٹلایا اور رد کیا۔ اور اپنی پشت پیچھے ہمارے احکام کو ردی سمجھ کر پھینک دیا۔

اسی طرح احادیث صحیحہ میں بھی آتا تھا کہ مسیح موعود اور اس کے صحابہ خدا تعالےٰ کے حضور دعا کریں گے۔ جس پر خدا تعالےٰ ان مخالفین کے لئے ایک کیڑا بھیجیگا۔ جو ان کی گردنوں میں پیدا ہو کر انہیں کاٹے گا اور سب لوگ اس طرح مر جائیں گے۔ گویا وہ ایک ہی آدمی تھے۔ یہ بھی طاعون کی قبل از وقت پیشگوئی تھی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کی۔

غرض اس میں کچھ بھی شبہ نہیں۔ کہ طاعون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ چنانچہ آپ کی اس پیشگوئی کے مطابق پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں جس شدت سے طاعون سے تباہی اور ہلاکت کا بازار گرم کیا۔ وہ کسی بصیرت رکھنے والے انسان سے پوشیدہ نہیں۔ طاعون کا ظاہر ہونا۔ اور بعض اوقات آبادیوں کی آبادیوں کا ہلاکت کے بے پناہ سیل کے سامنے تنکوں کی طرح بہہ جانا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو اظہر من الشمس کر دیتا ہے۔ وہاں باشندگان عالم کے لئے بھی ایک درس عبرت ہے:۔

محکمہ حفظان صحت کے اعداد و شمار

اسی متذکرۃ الصدر نشان کی وضاحت کے لئے ذیل میں گورنمنٹ پنجاب کے محکمہ حفظان صحت کی ۱۹۳۴ء کی سرکاری رپورٹ سے ہم طاعون کی ہلاکت آفرینیوں کے متعلق اعداد و شمار درج کرتے ہیں۔ تا احباب اندازہ لگا سکیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا یہ ہیبت ناک نشان کس بین طریق پر پورا ہو رہا ہے ٭

رپورٹ کے صفحہ ۱۲ پر طاعون کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے:۔

سال زیر تبصرہ (۱۹۳۴ء) میں طاعون کے ذریعہ اس قدر اموات ہوئیں۔ کہ ۱۹۲۸ء سے لے کر کسی سال میں اتنی نہ ہوئی تھیں۔ کچھ عرصہ حالت مقابلۃً پر سکون رہنے کے بعد فوری صعود ظاہر کرتا ہے۔ کہ صوبہ میں اس مرض کے دوبارہ احیاء کی ایک نئی لہر شروع ہو رہی ہے۔ گذشتہ سالوں میں طاعون کی تباہ کاریاں مندرجہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہیں:۔

سال	مریضوں کی تعداد	اموات
۱۹۲۸	۱۱۷۹۹	۸۲۸۲
۱۹۲۹	۳۶۲۲	۲۰۵۲
۱۹۳۰	۹۲۳	۵۵۴
۱۹۳۱	۱۷۵۱	۱۱۵۰
۱۹۳۲	۳۲۶۳	۲۰۰۳
۱۹۳۳	۳۰۴۷	۱۷۸۹
۱۹۳۴	۱۰۳۳۵	۸۰۶۹

سال زیر تبصرہ میں اموات کی کل تعداد پنجاب میں گذشتہ سال کی ۱۸۰۴ کی تعداد کے مقابلہ میں ۸۲۴۰ تھی۔ جس میں ۸۰۶۹ اموات سرکاری علاقہ میں۔ اور ۱۷۱ اموات ریاستوں میں ہوئیں:۔

اس سال طاعون سے جو اموات ہوئیں۔ اس کی ضلع وار کیفیت حسب ذیل ہے:۔

ضلع	اموات	ضلع	اموات	ضلع	اموات
گجرات	۳۴۶۹	ہوشیارپور	۲۸۶۳	امرتسر	۶۲۵
سیالکوٹ	۴۲۷	گورداسپور	۲۸۳	جالندھر ۱۲۴ - انبالہ	۹۵
لاہور	۷۵	کرنال	۷۰	گوجرانوالہ	۱۳
کانگڑہ	۱۲	شملہ	۴	لائلپور	۴
شاہپور	۳	رہتک	۱	شیخوپورہ	۱

۱۹۲۴ء سے لے کر ۱۹۳۴ء تک شہری علاقوں میں طاعون کی ہلاکت آفرینیوں کے اعداد حسب ذیل ہیں:۔

سال	شہروں کی تعداد جن میں طاعون ظاہر ہوئی	تعداد اموات	اوسط تعداد فی شہر
۱۹۳۴ء	۲۱	۳۱۸	۱۵٫۱۴
۱۹۳۳	۷	۱۰۹	۱۵٫۵۷
۱۹۳۲	۱۴	۱۳۲	۹٫۴۳
۱۹۳۱	۱۰	۱۱۰	۱۱٫۰۰
۱۹۳۰	۲	۱۲	۶٫۰۰
۱۹۲۹	۹	۱۰۶	۱۱٫۷۸
۱۹۲۸	۳۴	۸۷۰	۲۵٫۵۹
۱۹۲۷	۴۶	۹۲۲	۲۰٫۰۴
۱۹۲۶	۱۱۳	۹۹۱۰	۸۷٫۷۰
۱۹۲۵	۷۶	۴۶۴۳	۶۱٫۰۸
۱۹۲۴	۱۰۷	۱۴۲۲۵	۱۳۲٫۹۴

انہی سالوں میں دیہاتی علاقوں کے اعداد حسب ذیل ہیں:۔

سال	تعداد دیہات جن میں طاعون ظاہر ہوئی	تعداد اموات	اوسط فی دیہہ
۱۹۳۴	۴۲۳	۷۷۵۱	۱۸٫۳۲
۱۹۳۳	۱۷۴	۱۶۸۰	۹٫۶۶
۱۹۳۲	۳۲۵	۱۸۷۱	۵٫۷۶
۱۹۳۱	۱۰۱	۱۰۴۰	۱۰٫۳۰
۱۹۳۰	۸۹	۵۴۲	۶٫۰۹
۱۹۲۹	۲۵۹	۱۹۴۷	۷٫۵۱
۱۹۲۸	۸۵۶	۷۴۱۲	۸٫۶۶
۱۹۲۷	۱۱۹۴	۷۵۳۰	۶٫۳۱
۱۹۲۶	۵۰۲۴	۹۸۳۷۷	۱۹٫۵۸
۱۹۲۵	۱۷۲۴	۳۲۹۸۸	۱۹٫۱۳
۱۹۲۴	۶۶۴۶	۲۳۷۰۳۶	۳۵٫۶۷

ان اعداد و شمار سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا یہ نشان کس قدر روشن طریق پر پورا ہو چکا ہے۔ کاش لوگ حق کو قبول کریں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کر کے اللہ تعالےٰ کے غضب کو اپنے اوپر نہ بھڑکائیں ٭

رسالہ اثبات التثلیث فی التوحید کے جواب کے متعلق

پادری عبد الحق صاحب کی کھلی مغالطہ دہی

گذشتہ دنوں اپریل کے پہلے ہفتہ میں عبد الحق صاحب پادری نے مشن سکول جموں کے احاطہ میں تقریریں کرتے ہوئے عیسائیت کے اصول کو اپنے مخصوص طرز میں بیان کیا۔ اور ایسی تشریحات پیش کیں۔ جو ایک نرالا رنگ رکھتی تھیں۔ جن سے ایک طرف تو یہ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ آپ تمام ایسے عقائد کو چھوڑ رہے ہیں۔ بلکہ ان سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ جن پر احمدیہ جماعت کی طرف سے پے در پے اعتراضات ہوتے رہے ہیں۔ اور جن کا حل سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ ان عقائد کو خیرباد کہہ دیں۔ اور اپنے عقائد ایسے رنگ میں پیش کریں۔ کہ جو عامۃ الناس کی عقل اور فہم سے بالا ہوں۔ اور منطقی اصطلاحات کی آڑ لے کر آپ ان کو اس لئے پیش کریں۔ کہ گویا ان پر کسی قسم کا اعتراض ہی نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری طرف عوام پر اپنے علم اور منطق کا رعب ڈال کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ کہ آپ کی باتیں عوام تو چھوڑ علما بھی نہیں سمجھ سکتے۔ چنانچہ اپنی آخری تقریر میں آپ نے علم منطق اور فلسفہ کے متعلق جس کی آپ کے پاس کوئی ایک ڈگری بھی نہیں۔ یہ بھی بیان کر دیا۔ کہ آپ نے جس رنگ میں "التثلیث فی التوحید" کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے دلائل فلسفہ کی رو سے اس قدر ٹھوس ہیں۔ کہ علماء اسلام اس کے مقابلہ کی ہرگز تاب نہیں لا سکتے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ایک مدت تک آپ کی مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث سے بحث جاری رہی۔ لیکن آخر وہ خاموش ہو گئے۔ اور آپ کے دلائل کا لوہا مان گئے۔ ان کے بعد میر محمد اسحاق صاحب قادیانی بھی میدان عمل میں اترے۔ لیکن آپ کے اس مضمون کے جواب میں کہ جو "المائدہ" میں چھپ چکا ہے۔ میر صاحب مذکور نے بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ گویا وہ بھی آپ کے مقابل میں عاجز آ گئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق تو مجھے علم نہیں۔ کہ ان کے اور آپ کے درمیان کیا ہوا۔ لیکن جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان کے متعلق میں نے آپ سے پرائیویٹ طور پر لیکچر کے اختتام پر دریافت کیا تھا۔ کہ آپ اس واقعہ کو تفصیل سے سمجھا دیں۔ کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے جناب میر صاحب کے مضمون کا جواب ابھی تک آپ کی طرف سے نہیں نکلا۔ اور آپ خواہ مخواہ ان کا نام لے کر ان کی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ شرافت نہیں۔ آپ نے اس کے جواب میں مجھے کہا تھا۔ کہ جناب میر صاحب نے آپ کے مضمون "التثلیث فی التوحید" کا جو جواب لکھا تھا۔ اس کا آپ جواب الجواب لکھ چکے ہیں۔ اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے ہیں۔ جموں سے قادیان واپس آنے پر میں نے جناب میر صاحب سے اس واقعہ کے متعلق دریافت کیا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ جناب میر محمد اسحاق صاحب کا مضمون اس مسئلہ پر ریویو آف ریلیجنز میں ہنوز شائع ہو رہا ہے۔ اور ابھی تک اس کی اقساط مکمل نہیں ہوئیں۔ چنانچہ اس نمبر میں ساتویں قسط شائع ہو رہی ہے۔ گویا ابھی تک جناب میر صاحب کا مضمون مکمل طور شائع بھی نہیں ہوا۔ اور آپ بغیر پڑھے اور مطالعہ کئے اس کا جواب اپنے اخبار میں لکھ چکے ہیں۔ اگر یہی ہٹ دھرمی رہی تو یقیناً آپ کا یہ دعوے کہ عیسائیت نے آپ کا پہلا نقشہ بدل کر آپ کے اخلاق میں اصلاح کر دی ہے۔ باطل ٹھہرے گا وسعت اخلاق کا تو یہ تقاضا تھا کہ آپ جناب میر صاحب کے جملہ دلائل کو پڑھنے کے بعد ان کا جواب لکھتے۔ نہ یہ کہ اس کے خلاصہ بلکہ خلاصہ در خلاصہ کی آڑ لے کر جو طلباء جامعہ احمدیہ نے میر صاحب کے مضمون سے اپنے رنگ میں اخذ کر کے شائع کیا۔ یہ مشہور کر دیتے۔ کہ آپ نے میر صاحب کے مضمون کا جواب لکھ دیا ہے۔ اور اس پر ایک عرصہ گذر جانے کے باوجود ان کی طرف سے جواب الجواب شائع نہیں ہوا۔ جس سے آپ کی منطق کے رو سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ میر صاحب سے ان کا جواب بن نہیں آیا۔ حالانکہ یہ حقیقت نہیں۔ بلکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ جب تک میر صاحب کا مضمون مکمل طور پر شائع نہ ہو جائے۔ اور پھر آپ اس کا جواب مفصل اور مشرح نہ لکھ لیں میر صاحب کو آپ کے مضمون کی طرف التفات کرنے کی ضرورت نہیں۔ کاش آپ بجائے حقیقت پر پردہ ڈالنے کے معاملہ کو وضاحت سے پبلک کے سامنے پیش کر دیتے۔

خاکسار محمد ابراہیم بی۔اے قادیان

جماعت احمدیہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا بے بنیاد اعتراض

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوئے ماموریت کیا۔ تو اہل وطن بلکہ تمام دنیا نے بُرا منایا۔ اور اس دعوے سے حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک محسوس کی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت واضح دلائل سے بتلایا۔ کہ میرا دعوئے ماموریت ظلی اور بروزی ہے۔ اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس سے کوئی ہتک نہیں ہوتی۔ بلکہ آپ کی شان دوبالا ہوتی ہے۔ مگر سینکڑوں ہزاروں لوگ جن میں علماء بھی شامل ہیں یہی کہتے چلے گئے۔ کہ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہو گئی۔ ہر طرح ثابت کیا جا چکا ہے۔ مگر وہ اپنی ہی کہے جاتے ہیں۔

دنیا کی یہ پرانی عادت ہے۔ کہ وہ ہر حقیقت اور سچائی کا انکار کرتی ہے۔ بُرا مناتی اور سو سو اعتراض کرتی ہے۔ لیکن بعد میں اسی امر کی قائل ہو جاتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

ہر چہ دانا کند کند ناداں ؛ لیک بعد از ہزار رسوائی

چنانچہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تلملانے والے علماء نے گاندھی جی کو مہدی قرار دیا۔ پھر حال میں مولانا راشد الخیری کی وفات پر ایک اعلےٰ تعلیم یافتہ بہن نے انہیں اپنے خط تعزیت میں پیغمبر نسواں کا خطاب دیا۔ سوچئے ضرورت نبوت کا اقرار ہے یا نہیں انہوں نے یہ دعوےٰ نہیں کیا۔ اور نہ خدا نے انہیں مامور کیا۔ لیکن اس لئے کہ صنف نازک کی اصلاح کا بیڑا انہوں نے اٹھایا۔ ایک بہن انہیں پیغمبر کا خطاب دے رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کو نبی کہا۔ اسی طرح قرآن و احادیث اور اقوال ائمہ سے نبوت مسیح موعود ثابت ہے۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ لوگوں کو آپ کی نبوت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے۔

خاکسار امۃ الحفیظ بیگم شمیم ادیلین

جماعت احمدیہ بمبئی کے لئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ بمبئی بالعموم اور امیر جماعت احمدیہ بمبئی بالخصوص مخالفین کی تکالیف کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اور اس وقت سخت مشکلات میں گرفتار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغِ احمدیت

بابت ماہ مارچ ۱۹۳۶ء

تبلیغ بذریعہ مجاہدین

تین مستقل مرکزوں میں ۱۹ مجاہدین تبلیغ احمدیت میں مصروف ہیں۔ اور باقاعدہ اپنی ہفتہ وار رپورٹیں دفتر تحریک جدید میں روانہ کرتے ہیں۔ متفرق مقامات اور اپنے عزیز و اقارب میں تبلیغ کرنے والوں کی تعداد ۳۵ ہے۔ ان میں سے ۱۹ دوست اپنی کارگزاری کی رپورٹیں دفتر تحریک جدید میں ارسال کرتے ہیں۔ ان تمام رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود معاندین کی انتہائی مخالفانہ کوششوں کے لوگ تبلیغ احمدیت کو شوق سے سنتے ہیں عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۰ احباب نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو استقامت دے۔ اور خادم دین بنائے۔

تبلیغ بیرون ہند

تحریک جدید کے ماتحت وقف کنندگان زندگی میں سے فی الحال ۱۱ مبلغین دنیا کے مختلف مقامات پر پہونچ چکے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کے کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی رپورٹوں کے قابل اشاعت اقتباسات اخبار الفضل میں احباب کی اطلاع کے لئے درج ہوتے رہتے ہیں۔ احباب درد دل سے ان کی دینی و دنیوی فلاح و بہبودی اور تبلیغی کاموں میں کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ ان کے علاوہ وقف کنندگان زندگی میں سے ایک اور گروپ بیرونی ممالک میں جانے کے لئے تیار ہے۔ اور جلد از جلد اپنا تعلیمی کورس ختم کرنے میں منہمک ہے۔

بورڈنگ تحریک جدید

بورڈنگ تحریک جدید میں خدا کے فضل سے طلباء کی تعداد روز بروز ترقی پر ہے۔ طلبا کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کا کام حسب سابق ایک سپرنٹنڈنٹ اور تین ٹیوٹروں کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ طلبا حسب دستور باقاعدہ نمازوں اور درس قرآن مجید و کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شریک ہوتے ہیں۔ خدا کے فضل سے بہت سے طلباء تہجد گزار ہیں صاحبان جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کرانے کی کوشش کریں۔ مطبوعہ پراسپکٹس دفتر ہذا سے طلب کیا جائے۔

پراپیگنڈا

پراپیگنڈا کا کام بذریعہ پانچ اخبارات بزبان عربی۔ اردو۔ سندھی اور انگریزی جاری ہے۔ کام کا دائرہ تدریجاً ترقی پر ہے

انسداد بیکاری

بے کاری کو دور کرنے کے لئے ایک دستکاری سکول کھولا گیا ہے۔ جس میں لوہے و لکڑی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ ہر تین ماہ کے بعد طلبا کا انتخاب ہوتا ہے۔ منتخب شدہ طلبا کا خرچ دفتر تحریک جدید برداشت کرتا ہے۔ عنقریب چمڑے کا کام بھی شروع کیا جائے گا۔

خط و کتابت

ایام زیر رپورٹ میں دفتر ہذا سے جاری شدہ خطوں کی تعداد ۴۴۵ ہے۔ جس میں کل خطوط شامل ہیں۔ دفتر تحریک جدید میں وصول ہونے والے خطوط کی مجموعی تعداد ۲۲۴ ہے

افتتاح

مورخہ ۲ مارچ ۱۹۳۶ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دار الصناعۃ کا افتتاح فرمایا۔ حضور کا لیکچر اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ جس میں حضور نے صنعت و حرفت کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اور پھر دُعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضور نے صنعت آہنی کے اوزاروں کا معائنہ فرمایا۔ اور آرن پر اپنے دست مبارک سے ایک لوہے کی پتری پر چوٹیں لگائیں۔ پھر برمے سے اس پتری میں سوراخ کیا۔ اور ریتی سے اسے رگڑا۔ پھر لوہا کاٹنے والی آری سے اس کے دو ٹکڑے کئے۔ اور مینیجر صنعت آہنی کی درخواست پر ایک لکڑی کے پیمانے پر انچوں کے نشان لگائے۔ ان سب چیزوں کو بطور یادگار افتتاح محفوظ کر لیا گیا ہے۔

بعد ازاں حضور نے صنعت چوبی کا معائنہ فرمایا۔ اور مشین چھبکہ کے ذریعہ لکڑی کی تختی کو کاٹا۔ لکڑی پر رندہ کیا۔ ایک تختی میں برما سے دو سوراخ کئے۔ ان تمام اشیا کو بھی بطور یادگار افتتاح محفوظ کر لیا گیا ہے۔

(انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

جذباتِ اختر

ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کی بلاد عربیہ سے واپسی پر مولینا غلام احمد صاحب اختر اوچ ریاست بہاولپور نے انکے متعلق حسب ذیل نظم کی صورت میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے

آنکہ لعل از سنگ و گوہر از شورآب آورد
باشبِ تاریک خورشیدِ جہانتاب آورد
بشگفاند در بہار از خارہا گلہائے تر
از فشارِ رَدث خوں وزخوں بر آرد شہرِ ناب
پست را بالا و بالا را بہ پستی آورد
کس ندانست و نمیداند حدودِ قدرتش
درنماز پنجگانہ بود ایما بہرِ ما
آنکہ ابراہیم را از صلب آزر مے کشد
حق چو در آخر زماں در ہند احمد آفرید
بوالعطا اے داعی اللہ از طفیلت خواستحق
بود تہذیب اردو پا قبلہ گاہِ مصر و شام
دینِ حق در دستِ شاں چرگیں شدہ از دستمال
از فلسطیں آنکہ عیسےٰ را سُوئے کشمیر برد
مصرِ خالی دلو بود و رو بسُوئے قعر داشت
اہلِ حق باخوش آمدی اھلاً وسھلاً مرحبا
اختر از بہرِ تو ماندہ در دُعا شام و سحر
مانند اسیرِ نفس ایں عاجز دُعا خواہ از خدائے

چوب تر از خاک ہم از چوب اعناب آورد
خور چو غائب گشت بہرِ خلق مہتاب آورد
ہم ز تاکستاں موادِ بادۂ ناب آورد
نیز اَدبار از نبات از بہرِ اثواب آورد
ز ابر آب و شبنمے سُوئے جہانتاب آورد
انگبینے از مگس و ز سنگلاخ آب آورد
مہدئے آخر زماں را حق ز پنجاب آورد
داعی اللہ را ز ہند از بہرِ اعراب آورد
مے سزد گر خادمش اعمالِ اصحاب آورد
سُوئے بیداری عرب را از گراں خواب آورد
روئے ایشاں را بتو مولیٰ بمحراب آورد
ایں گہر را حق ز تو با آب و باتاب آورد
چیست بانع گر مثیلش را ز پنجاب آورد
گشت پر تازہ فرازِ اوجِ دولاب آورد
طلعتت تا تار جانہا را بمضراب آورد
آں دعا ہایش خدا در رنگِ ایجاب آورد
کز عنا باتش نگس ہم بال سُرخاب آورد

ترجمانِ احرار "مجاہد" کی شرمناک دروغ بیانی

جماعت احمدیہ لائلپور کے سالانہ جلسہ کے متعلق خلاف واقعہ بیان

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کے مجاہد میں "لائلپور کے مناظرہ میں مرزائیوں کو شکست فاش" کے عنوان کے ماتحت مجاہد کے کسی دروغگو نامہ نگار نے ہمارے جلسہ سالانہ کی رپورٹ نہایت غلط رنگ میں شائع کی ہے۔ ہمارے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو ۴۔۵ اپریل کو ہوا۔ قطعاً کوئی مناظرہ نہیں ہوا۔ ہاں بعض لوگوں کو تقریروں کے بعد سوالات کا موقعہ دیا جاتا رہا۔ اور ان کے تسلی بخش جوابات دئے جاتے رہے۔ جس سے لائلپور کا تعلیم یافتہ اور سنجیدہ طبقہ نہایت متاثر ہوا۔ احراریوں نے جب ہماری کامیابی کو دیکھا تو وہ جل بھن کر کباب ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے ایک شرارت سوچی اور ۵ اپریل کو رات کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے چند احراری غنڈے جلسہ گاہ میں آگئے۔ اور عبدالکریم ٹھیکیدار کو صدر بنا کر عبدالمجید نابینا کو تلاوت قرآن کریم کے لئے کھڑا کر دیا۔ احراریوں کی یہ غرض شرارت اور فتنہ پردازی تھی۔ کہ ہمارے جلسہ میں گڑبڑ ڈالنے کے لئے انہوں نے ایسی ناواجب راہ اختیار کی۔ چنانچہ مجاہد کا نامہ نگار بھی اپنی رپورٹ میں دبی زبان میں اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوا ہے۔ چنانچہ وہ صفحہ ۸ کے پہلے کالم میں لکھتا ہے "میاں عبدالکریم صاحب کی صدارت میں کارروائی شروع کر دی گئی۔ حافظ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی۔ ان فقرات میں اس نے اعتراف کیا ہے۔ کہ احراریوں نے احمدیوں کے جلسہ گاہ میں سٹیج پر قبضہ کر کے جلسہ کی کارروائی شروع کر دی۔ اب کون عقلمند کہہ سکتا ہے۔ یہ احراریوں کی غرض شرارت نہ تھی۔ اس کے بعد احراری دروغ گو نامہ نگار نے احمدیوں کے متعلق لکھا ہے کہ وہ سٹیج پر چڑھ آئے اور فساد پر آمادہ ہو گئے۔ یہ نامہ نگار کا جھوٹ ہے۔ کہ احمدی فساد پر آمادہ ہو گئے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ احمدیوں نے نہایت حکمت عملی سے احراریوں کے خود ساختہ صدر کو سٹیج سے اتار دیا۔ جس کی تفصیل یوں ہے کہ عبدالکریم ٹھیکیدار جسے مجاہد نے نائب صدر شعبہ تبلیغ ظاہر کیا ہے۔ جب سٹیج کی ایک کرسی پر قابض ہو گیا۔ تو جماعت کے بعض دوستوں نے اسے سمجھایا۔ کہ فتنہ پردازی اور شرارت کا طریق چھوڑ دو۔ اس پر عبدالکریم ٹھیکیدار کرسی سے اٹھ کر پبلک کو مخاطب کرنے لگا جب اس کی کرسی خالی ہو گئی تو ایک احمدی دوست اس کرسی پر بیٹھ گئے۔ اب جب عبدالکریم بیٹھنے لگا۔ اور اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کرسی کو خالی نہ پایا جس پر نہایت کھسیانا اور نادم ہوا۔ بالآخر ایک احمدی دوست نے انہیں ہاتھ سے پکڑ کر سٹیج پر سے نیچے اتار دیا۔ اس کے بعد عبدالمجید نابینا کو بھی جب اچھی طرح علم ہو گیا۔ کہ ان کے صدر صاحب ذلت اور رسوائی کے ساتھ سٹیج خالی کر چکے ہیں تو وہ بھی کھسیانا ہو کر اٹھ گیا۔

مجاہد کا دروغگو نامہ نگار اس ذلت اور رسوائی کو چھپانے کے لئے لکھتا ہے۔ "صاحب صدر نے اپنے حسن تدبر سے کام لیتے ہوئے مرزائیوں کو ایک گھنٹہ تقریر کرنے کا موقعہ دیدیا" گویا مجاہد کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عبدالکریم صاحب سٹیج پر ہی براجمان رہے اور انہوں نے نہایت مہربانی سے احمدیوں کو ایک گھنٹہ تقریر کا موقعہ دیدیا۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے۔ کہ یہ جھوٹ صرف اس لئے بولا گیا ہے کہ شعبہ احرار کے نائب صدر کی اس ذلت کو جو اسے سٹیج سے نیچے اترتے ہیں حاصل ہوئی چھپایا جائے

اس کے بعد مجاہد کا دروغگو نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ مرزائی مبلغ تقریر کے لئے کھڑا ہوا ہی تقریر جاری تھی۔ کہ ایک پادری صاحب نے اعتراضوں کے تھیلے کا منہ کھول کر مبلغ صاحب کا ناطقہ بند کر دیا۔ اس سے خلاصی پانے کو صاحب صدر نے حافظ عبدالمجید صاحب مناظر اسلام کو تقریر کے لئے کھڑا کر دیا"

حالانکہ امر واقع یہ ہے۔ کہ ایک عیسائی نے اس وقت صرف یہ اعتراض کیا۔ کہ یسوع مسیح نے انجیل میں نشان مانگنے والوں کو حرام کار نہیں کہا۔ جب اسے انجیل سے حوالہ نکال کر سنا دیا گیا۔ تو وہ ایسا دم بخود ہوا۔ کہ پھر اسے کوئی اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ حالانکہ اسے بار بار کہا گیا۔ کہ اگر کوئی اور سوال کرنا چاہتے ہو تو کرو۔ پھر عبدالمجید نابینا کو ہمارے صدر جلسہ نے محض اجازت دی کہ وہ سوالات کرے۔ مگر مجاہد کا مضمون نگار عبدالکریم ٹھیکیدار کی ذلت اور رسوائی پر پردہ ڈالنے کے لئے بظاہر کر رہا ہے کہ گویا اس کی صدارت میں جلسہ ہو رہا تھا۔ اور اس کی اجازت سے عبدالمجید مذکور اعتراضات کے لئے کھڑا ہوا۔ نابینا مذکور نے ہمارے صدر صاحب سے۔ ۱ منٹ کا وقت مانگا۔ جو اسے سوالات کے لئے دیدیا گیا جب اس نے سوالات کر لئے۔ اور ہمارے جواب دینے کا وقت آیا تو عبدالکریم مذکور نے احراریوں کو جلسہ گاہ سے نکل جانے کو کہا۔ چنانچہ وہ جلسہ گاہ سے علیحدہ ہو گئے۔ اور یہ کوشش کرنے لگے کہ کسی طرح سائبان کو گرا دیا جائے۔ چنانچہ بعض شریروں نے ایک دو رسے کھول بھی دئے۔ جس پر جماعت احمدیہ کے افراد جو پہرے پر مقرر تھے۔ سائبان کی حفاظت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ بلکہ بعض غیر احمدی شرفا نے ہمیں خود بتایا ہے۔ کہ وہ بھی سائبان کی حفاظت کرتے رہے۔ احراری غنڈے ایک طرف ہو کر شور مچاتے اور نعرے لگاتے اور گالیاں دیتے رہے۔ آخر بعد حسرت و ناکامی تھوڑی دیر شور کر کے چلے گئے شرفا ہمارے جلسہ گاہ میں بیٹھے رہے۔ اور انہوں نے ان احراری غنڈوں کی حرکات کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور ہماری تقریر متوجہ ہو کر سنتے رہے۔ ہماری تقریروں کے دوران میں سینکڑوں اصحاب جمع ہو جاتے رہے۔ اور بعض اوقات جلسہ گاہ بالکل بھر جاتا رہا بلکہ لوگوں کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے باہر کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ مگر مجاہد کے دروغگو نامہ نگار کی نگاہ ایسی تنگ رہی۔ کہ اسے پچاس ساٹھ کی حاضری نظر آئی۔ ہمارا جلسہ خدا کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (نامہ نگار)

وصایا کے متعلق ہدایات

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریر میں وصایا کے متعلق ارشاد فرمایا تھا کہ موصیان حصہ آمد کا بقایا کیوں ہوتا ہے۔ وصیت کرنے کے لئے کوئی جبر نہیں۔ چندہ عام کا بقایا ہونے کی توجیہ یہ ہو سکتی ہے۔ کہ ایک لازمی مد ہے۔ ہر احمدی کو ادا کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے بقایا ہونے کا امکان ہو سکتا ہے۔ سال ختم ہونے پر دفتر بہشتی مقبرہ ہر موصی حصہ آمد کا بقایا بھیج دے۔ اگر وہ بقایا ادا نہ کرے۔ تو نوٹس دے کہ اس کی وصیت منسوخ کر دی جائے اسی طرح موصیوں کے تقویٰ و طہارت کا خاص خیال رکھا جائے۔ لہذا موصیان حصہ آمد اس اعلان کو بغور پڑھ کر ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک حصہ آمد کا تمام بقایا بھیج دیں۔ تاکہ ان کے ذمہ بقایا نہ نکلے۔ ورنہ مجبوراً بقایا داران کی لسٹ تیار کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔ اور ان کو نوٹس دے کر ان کی وصیت برائے منسوخی مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائیگی۔ (سیکرٹریان) وصایا موصیوں کے تقویٰ طہارت کے متعلق رپورٹ معہ تصدیق مقامی امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جلد ارسال فرمادیں

سکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

ڈسٹرکٹ احرار کانفرنس فیروزپور میں

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی حد سے بڑھی ہوئی اشتعال انگیز تقریریں

فیروزپور کی ڈسٹرکٹ احرار کانفرنس جو ۹ر۱۰ اپریل قصوری دروازہ میں شہر کے باہر منعقد ہوئی۔ اس کے متعلق ہم نے قبل از وقت ہی حکومت کو بتا دیا تھا۔ کہ اس کانفرنس کا مقصد سوائے سلسلہ احمدیہ کے خلاف اشتعال پیدا کرنے کے اور کچھ نہیں ہوگا۔ چنانچہ حکومت کے جن سرکاری رپورٹروں نے اس کانفرنس کی کارروائی کو قلم بند کیا ہوگا۔ ان کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ احراری مقررین نے کس طرح قانون وقت سے بے نیاز ہو کر ان جاہل دیہاتی لوگوں کو احمدیوں کے خلاف بھڑکایا۔ اور کس طرح انہوں نے شرافت اور انسانیت کے جامہ سے باہر ہو کر بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء و دیگر بزرگان سلسلہ پر ناپاک حملے کئے۔ اس کے ثبوت کے لئے چند ایک فقرات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ تا حکومت دیکھ لے کہ احرار کی سلسلہ احمدیہ کے خلاف حد سے بڑھی ہوئی شرارتوں پر حکومت کی خاموشی نے ان کو جرأت و دلیری میں کہاں تک پہنچا دیا۔

سائیں لال حسین مرتد نے کہا۔ قادیان (نعوذ باللہ) ایک عیاشی اور روپیہ کمانے کا اڈہ ہے۔ جس میں تمام ہندوستان سے مرزائی کنواری لڑکیوں کو لا کر فروخت کیا جاتا ہے۔ اور روپیہ وصول کر کے عیش و عشرت پر صرف کیا جاتا ہے اس قسم کی اور بھی نہایت شرمناک بدزبانی کی۔ پھر کہا۔ مسلمانو! تمہارے لئے یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے تم ان سے کوئی تعلق نہ رکھو۔ ان کی لاشوں کو اپنے قبرستان میں دفن نہ ہونے دو۔ ان کو السلام علیکم کہنا اپنے دین کو تباہ کرنا اور لڑکی دینا اور ان کا ذبیحہ کھانا۔ قطعاً حرام ہے۔

مولوی عطاء اللہ نے کہا۔ ہم دنیا میں آزاد ہیں۔ کسی حکومت کسی طاقت سے ڈرنے والے نہیں۔ ہم مرزائیوں کے فتنہ کو مٹا کر رہیں گے۔ خدا کی قسم اگر مرزا کے زمانہ میں میں ہوتا تو اس کی امت تا زندگی یاد رکھتی۔ مرزا محمود ذرا باہر نکلے اور میرے دو ہاتھ دیکھ لے مسلمانو! آؤ ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ مرزائی فتنہ کے مٹانے کے لئے یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے جب تک ہم اس کو پاش پاش نہیں کر دیں گے کبھی چین کی نیند نہیں سوئیں گے ان کا کوئی ایمان نہیں نہ یہ خدا کے قائل ہیں۔ نہ فرشتوں کے نہ جزا و سزا کے۔ ان کے ساتھ کوئی تعلقات نہ رکھے جائیں نہ ان کی لاشوں کو اپنے قبرستان میں دفن ہونے دیا جائے کسی مرزائی کو اپنا نمائندہ نہ بنایا جائے کیونکہ یہ تمہارے خدا اور رسول کے دشمن ہیں۔ مسلمانو! اگر تم مرزائیوں کو کونسلوں میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں سے نکال دو۔ تو مرزا محمود کو قادیان سے میں نکال دوں گا۔ مسلمانو! میرے سامنے اس بات کا اقرار کرو کہ تم میر اکبر علی کو ہرگز ووٹ نہیں دو گے۔ ترکوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ مرزائی اگر کوئی ترکی میں جائے گا اس کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

حبیب الرحمن لدھیانوی نے کہا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ قادیان میں درویش رہتے ہیں۔ درویش نہیں۔ (نعوذ باللہ) چند عیاش لوگ ہیں۔ مرزائی فنا ہو جائیں گے۔ ان کی مدد کے حکومت بھی نہیں بچ سکتی۔ اخبار مجاہد کی اپیل کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت یہ ایک ہزار روپیہ نقصان پر چل رہا ہے۔ ہزاروں روپیہ مسجد کے جھگڑے پر خرچ ہو رہا ہے۔ اخبار مجاہد جو ایک قومی اخبار ہے۔ اس کی کوئی مدد نہیں کرتا۔ مسلمانو تمہارے اندر کوئی دینداری نہیں رہی حضور نظام حیدرآباد کے متعلق کہا۔ نظام نے چوہدری ظفر اللہ کو حکومت ہند کی انگیخت پر علی گڑھ یونیورسٹی کا "چانسلر" بنایا۔ اگر نظام نے ہمارے مطالبہ کو قبول نہ کیا تو ہم علی گڑھ کی یونیورسٹی کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ مجھ پر اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ میں نظام کو کیوں نہیں کہتا حضور پر نور۔ میں نے آج تک اپنے پیر کو بھی نہیں کہا۔ نظام کیا چیز ہے۔ آخر میں چوہدری افضل حق نے کہا۔ کہ مرزائیوں کا فتنہ اب دو اڑھائی سال تک مٹ جائے گا۔

کانفرنس میں شریک ہونے والوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ تین ساڑھے تین ہزار ہوگی جس میں ایک قلیل تعداد اوسط درجہ شہری لوگوں کی تھی۔ باقی تمام خانہ بدوش دیہاتی لوگ اکٹھے کئے ہوئے تھے۔ الذین سے خود ایک نے ہمیں بتایا۔ کہ ہمیں کہا گیا تھا کہ یہ جلسہ اہلحدیثوں کا ہے۔ اس میں مرزائیوں کے ساتھ مناظرہ ہوگا۔ رات جب انہوں نے ہماری جماعت کے خلاف انتہا درجہ کی بدزبانی کی۔ اور کونسلوں۔ اور میونسپلٹیوں کے ووٹوں کے سوا لوگوں نے اور کچھ نہ دیکھا۔ تو دوسرے روز صبح ہوتے ہی ایک کثیر تعداد احراری مقررین کے اخلاق و دیانت کا ماتم کرتی ہوئی واپس چلی گئی۔

(نامہ نگار)

احرار نے مسجد شہید گنج کے متعلق کس قدر پہلو بدلے

معزز معاصر سیاست نے ۱۱ اپریل کی اشاعت میں "دزارتوں کے عشق میں اسلام سے غداری" کے عنوان کے ماتحت مجلس احرار کی مسجد شہید گنج کے متعلق فریب کاریوں کے مختلف پہلوؤں کو سلسلہ وار چودہ نکات کی صورت میں بیان کیا ہے۔ جنہیں احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱) مسجد شہید گنج پر چٹھیاں نہیں گئیں۔ بلکہ ہمارے دل پر گئیں۔ چونکہ مسجد شہید گنج کی واگذاری کے لئے ایک مقتدر جماعت قائم ہو چکی ہے جس میں سید حبیب۔ ملک لال خان۔ ڈاکٹر محمد عالم اور مولانا ظفر علی خان جیسے مقتدر لیڈر شامل ہیں۔ اس لئے جس پروگرام پر غور کیا جائیگا ہم خادم کی حیثیت سے اسے تسلیم کریں گے۔

(۲) ہماری جماعت سیاسی جماعت ہے ہم مذہبی جھگڑوں میں الجھنا نہیں چاہتے ہماری خاموشی بادشاہ غلامی تھی

(۳) مسلمان مسجد شہید گنج کی واگذاری کے لئے ناحق اپنی جانیں ضائع کر رہے ہیں۔ اگر ہمیں یقین ہوتا۔ کہ مسجد مسلمانوں کو واپس مل سکتی ہے۔ تو سب سے پہلے ہم اپنی جانیں قربان کر دیتے مسلمان مسجد شہید گنج کے لئے جس قدر قربانیاں کر رہے ہیں اگر ہم بھی جانیں دیتے جاتے تو ہندوستان کو سوراج مل سکتا ہے۔ لیکن مسجد شہید گنج واپس نہیں مل سکتی۔ مسلمان جس قدر چاہیں ہماری مخالفت کریں ہم ایک دو تقریروں کے ذریعے میدان صاف کر سکتے ہیں ہماری رائے غلط نہیں ہو سکتی۔ (۴) سکھوں کا ایک سو ستر سال سے مسجد پر قبضہ ہے۔ تمام عدالتوں نے سکھوں کے حق میں فیصلے دیئے۔ اپنی ملکیت کو وہ گرانے کا حق رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کا قانونی پہلو کمزور ہے۔ مسجد شہید گنج کو بھول جائیں۔ (۵) مسجد شہید گنج سکھوں کے قبضہ میں ہے۔ سول نافرمانی کر کے انگریز سے جنگ کرنا مناسب نہیں۔ سکھوں سے مفاہمت کر لینی چاہیئے۔ ظفر علی مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنوا کر آپ کرم آباد میں عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہا ہے (۶) اگر مسلمان مسجد شہید گنج واپس لینا چاہتے ہیں۔ تو پہلے ہندوؤں کے مندر اور سکھوں کے گوردوارے انہیں واپس کر دیں۔ ہماری جماعت انصاف پسند ہے۔ ہم آئین کے اندر رہ کر کام کرنے کا عزم بالجزم کر چکے ہیں۔ اور اسی میں کامیابی ہے مسجد شہید گنج واپس دلا سکتے ہیں۔ تحریک مسجد شہید گنج دشمنان اسلام کی تحریک میں شامل ہے۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ دفن کئے گئے جو مسلمان زخمی تڑپ رہے ہیں ان کی مرہم پٹی کریں۔ ہم کسی حالت میں اپنے دشمنوں کی امداد نہیں کر سکتے (۷) مسجد شہید گنج کے علاوہ سولہ سو کے قریب مسجدیں انگریزوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے قبضہ میں موجود ہیں کونسل اور اسمبلی کے لئے احرار کو ووٹ دیں تمام مسجدیں واگذار ہو جائیں گی۔ (۸) مولانا ظفر علی خان کو سر فیروز خان نون نے کہا تھا۔ کہ اگر سول نافرمانی شروع کی جائے۔ تو مسجد واگذار ہو سکتی ہے جو شخص ظفر علی زندہ باد کہے وہ مرزائی ہے۔ (۹) مسجد شہید گنج کی تحریک میں کرنل لارنس کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ کوئی مسلمان اس تخریبی تحریک میں شامل نہ ہو (۱۰) مسجد چار۔ پانچ سو روپے سے تیار ہو سکتی ہے

مسلمان ایسی مسجد کو واپس لینا چاہتے ہیں جس کو سکھوں نے شمشیر الحلال بنا رکھا ہے۔ ناپاک جگہ میں نماز نہیں ہو سکتی (۱۱) مسجد شہید گنج منہدم کرنیکی تمام تر ذمہ داری حکومت پنجاب پر عاید ہوتی ہے۔ (۱۲) مسجد شہید گنج کے متعلق ہماری رائے وہ ہے جو پہلے دن تھی۔ ہماری رائے کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں بدل سکتی۔ آخر وہی ہوا۔ جو ہم کہتے تھے۔ (۱۳) مسٹر جناح اور مولانا ظفر علی خان تمام ذمہ دار مسلمان مسجد شہید گنج کے متعلق احرار کے نظریہ کی تائید کر چکے ہیں

مرگی اور ہسٹیریا کا خاص علاج

اگر دورہ پہلی بار ہی کر رہا ہو۔ یا رک نہ جائے تو قیمت واپس۔ مرگی خواہ کسی قسم کی اور ہسٹیریا۔ دورہ والا امراض کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہوں ان کا معجز نما علاج ہے۔ جن دن کے ... میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ اطمینان کریں۔ علاج شروع کر دیں۔ مفصل دوائی کے ہمراہ چھپا ہوا ہوگا قیمت فی چار روپیہ آٹھ آنہ۔ مریض کی عمر مرض کی مدت و دیگر ضروری باتیں لکھ کر بھیج دیں۔ المشتہر ڈاکٹر عبد الرحمن ایل ایم۔ پی اینڈ ایل سی پی۔ ایس۔ موگا ضلع پنجاب

مئی ۱۹۳۳ء سے مارچ ۱۹۳۶ء تک حصہ آمد بھیجنے والے موصیوں کی فہرست

دو ہفتہ کے اندر اپنا بقایا صاف کیا جائے

ذیل میں ان موصیوں کی فہرست دی جاتی ہے جنکی طرف سے مئی ۱۹۳۳ء سے مارچ ۱۹۳۶ء تک بالکل حصہ آمد وصول نہیں ہوا۔ ان موصیوں کو دو ہفتہ کا نوٹس دیا جاتا ہے۔ یا تو دو ہفتہ کے اندر اندر اپنا بقایا صاف کردیں۔ ورنہ دو ہفتہ کے بعد انکی وصایا برائے مناسب کارروائی مجلس کارپرداز میں پیش کردی جائینگی۔ آئندہ ہمارے اعلانوں کو موصی صاحبان خصوصیت سے ملاحظہ فرمایا کریں۔ کیونکہ بقایا داران کے متعلق اخباری طور پر نوٹس لیا جا رہا ہے۔

عبدالحمید صاحب ولد امام شاہ صاحب سکنہ ماجرا کلاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نمبر وصیت ۱۱۷۰

احمد خان صاحب ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خان مقیم بوشہر ایران ، ، ۱۲۲۸

شیخ منظور علی صاحب سب انسپکٹر برادر ڈاکٹر فیض علی صاحب ، ، ۱۲۶۴

برکت علی صاحب ولد میر شاہ صاحب ارائیں پھیروچیچی ، ، ۱۵۶۰

جلال الدین صاحب ولد گوہر قوم جٹ بٹور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات ، ، ۱۶۴۴

کرم الٰہی صاحب ولد مولا داد صاحب ساکن موچیوال ضلع ملتان ملازم مستونگ ، ، ۲۰۳۰

مسماۃ سعیدہ صاحبہ زوجہ سید احمد نور صاحب کابلی۔ قادیان ، ، ۲۰۹۳

علی محمد صاحب کوٹ کریم بخش معرفت امیر جماعت احمدیہ لائل پور ، ، ۲۳۲۲

شیخ عبدالحق صاحب ولد علی محمد صاحب چودھریوالہ ضلع گورداسپور ، ، ۲۵۲۳

حکیم رحمت علی صاحب راہل ساکن اوڑ ضلع جالندھر ، ، ۲۶۷۲

چراغ دین صاحب ولد نبی بخش صاحب ٹونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ ، ، ۲۷۰۹

محمد حسین صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب ارائیں سکنہ گوہد پور ضلع سیالکوٹ ، ، ۲۷۸۶

خیرالدین صاحب کشمیری علاقہ ناروو وال حال بدوملہی ، ، ۲۸۵۶

چوہدری محمد شریف صاحب ساکن [illegible] سب انسپکٹر پولیس سی آئی ڈی کراچی حال حیدرآباد سندھ ، ، ۲۸۸۴

محمد عبدالرحمٰن صاحب ساکن پڑھانہ ضلع لاہور کسٹم ہاؤس کراچی ، ، ۲۹۰۰

عبدالحق صاحب ڈاکٹر ہومیوپیتھک ساکن چھجڑ ڈاکخانہ مانسہرہ حال علاقہ گنگ اڑیسہ ، ، ۲۹۲۱

منشی محمد حسین صاحب ولد مولا داد صاحب نائب مدرس دنادرپور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات ، ، ۲۹۸۹

قاضی ضیاء اللہ صاحب سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ۔ ، ، ۲۹۹۰

ڈاکٹر عبدالرحیم ممتحن چشم دہلی۔ ، ، ۳۱۰۵

کرم الٰہی صاحب ساکن فتح پور ضلع گجرات۔ ، ، ۳۱۳۸

محمد عزیز اللہ خان صاحب قصبہ میراں پور کٹرہ ضلع شاہجہانپور ، ، ۳۱۴۷

اللہ دین صاحب جوکی ضلع گجرات ، ، ۳۱۶۶

عبدالعزیز صاحب ولد خواجہ عقیل صاحب جرنیلوال ساکن باڑی پورہ کشمیر ، ، ۳۲۳۱

نبی احمد صاحب ولد غلام احمد صاحب ساکن رائے پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ، ، ۳۲۳۴

خوشنش بی بی صاحبہ زوجہ میاں محمود صاحب ساکن حسین خانوالی ضلع لاہور ، ، ۳۲۵۰

شمیم حسین صاحب ولد حکیم فیض الحسن صاحب کیرانہ ضلع مظفر نگر ، ، ۳۲۵۴

محمد واصل خان صاحب ولد میاں کریم اللہ صاحب سگ عدار ضلع ہزارہ ، ، ۳۴۶۱

مسماۃ سلامت بی بی صاحبہ زوجہ عبدالحمید صاحب ارائیں ستور نمبر وصیت ۳۵۴۰

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ حاکم خان کاسے خان پیر جی بھمبو خان ذات راجپوت ساکن موضع سروعہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۲۸-۴-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۶-۴-۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جاموں ولد ڈلا ذات ارائیں ساکن موضع چاہل پور تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۲۹-۴-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۶-۴-۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ نعمت خان ولد امیر خان ذات راجپوت مسلمان ساکن موضع بیم تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۲-۵-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۶-۴-۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ فتح الدین ولد خدا بخش ذات اعوان ساکن موضع بھگوڑہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱-۵-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۶-۴-۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ چوہڑ ولد لدھا ذات گوجر ساکن موضع بڑوں تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۶-۵-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۶-۴-۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بیرو ولد ہی گاماں۔ نیرو ولد پیراں۔ بیرو۔ ذات گوجر مسلمان ساکن موضع سرالہ کلاں تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۷-۵-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۶-۴-۳۶

دستخط (مہر عدالت)

الطبیب لاہور

ارض ہند کا یہ مشہور معروف طبی رسالہ زیر ادارت جناب حکیم محمد شریف صاحب ایچ۔ بی۔ ایل ایل سابق مدیر الحکیم ہر ماہ نہایت آب و تاب سے شائع ہوتا ہے۔ حفظ صحت۔ تاریخ طب و اطباء تذکرہ عقاقیر علم الادویہ کشتہ سازی۔ الامراض و العلاج غرض علم و فن طب کا کوئی شعبہ ایسا نہیں۔ جس کے متعلق اس پرچے میں نہایت بلند پایہ اور محققانہ مضامین نہ چھپتے ہوں۔ پھر طرز تحریر ایسی شستہ اور زبان ایسی سلیس اور عام فہم ہوتی ہے۔ کہ ایک معمولی لکھا پڑھا انسان اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ماہرین فن اور دیگر اصحاب علم کی متفقہ رائے ہے۔ کہ "الطبیب" لاہور سرزمین ہند کا بہترین طبی پرچہ ہے۔

دیگر مضامین کے علاوہ اس میں مشاہیر فن کے مجرب نسخہ جات بھی شائع ہوتے ہیں۔ مریضوں کی سہولت کے لئے اس میں سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ رسالہ کے اوراق دستی اور عکسی تصاویر سے بھی مزین ہوتے ہیں۔

غرض یہ رسالہ قدیم و جدید معلومات کا ایک بیش بہا گنجینہ اور صدری نسخہ جات اور اسراری مجربات کا ایک گرانقدر خزینہ ہے۔

چندہ بھی ان خوبیوں کے باوجود بہت قلیل یعنی صرف دو روپے سالانہ ہے۔

کوئی پڑھا لکھا آدمی اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ نمونے کا پرچہ حتے الامکان مفت۔

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ الطبیب برکت علیخاں بلڈنگ بیرون موچی دروازہ لاہور

بعدالت عالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ۶۲ ۱۹۳۶ء

بمقدمہ انڈین کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء اور پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا لمیٹڈ زیر لیکویڈیشن لاہور

حصہ داران کے متعلق

آفیشل لیکویڈیٹر پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا لمیٹڈ زیر لیکویڈیشن لاہور کی درخواست زیر دفعات ۱۸۷ اور ۱۸۶۔ انڈین کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء بدیں استدعا کہ اداشدہ سرمایہ کو ۷۵ فیصدی تک پہنچانے کیلئے بنک کے حصص کے بقایاجات طلب کرنے کا حکم صادر فرمایا جائے۔ جملہ اشخاص متعلقہ کی اطلاع کے لئے یہ اعلان ہے۔

ہرگاہ آفیشل لیکویڈیٹر پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا لمیٹڈ زیر لیکویڈیشن لاہور نے ایک درخواست زیر دفعات ۱۸۷ اور ۱۸۶۔ انڈین کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء عدالت ہذا میں گذاری ہے۔ جس میں اس امر کی استدعا کی گئی ہے۔ کہ حصہ داروں سے رقوم حصص کے بقائے طلب کئے جانیکے متعلق حکم صادر کیا جائے۔ تاکہ منظور شدہ سرمایہ سلسلہ اے۔ بی۔ سی میں ۷۵ فیصدی سرمایہ اداشدہ ہو جائے لہٰذا تمام متعلقین کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آفیشل لیکویڈیٹر کی مذکورہ بالا عرضی کا فیصلہ کرنے کے لئے ایوان عدالت میں ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء ۱۰ بجے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ تمام اشخاص جن کے مفاد کا اس میں تعلق ہو۔ حق ہے۔ کہ مذکورہ بالا عرضی کے متعلق اگر کوئی اعتراض رکھتے ہوں۔ تو مقررہ مقام۔ دن اور وقت پر حاضر ہو کر اسے پیش کریں

بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت عالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکچر بمقام لاہور آج بتاریخ ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء جاری کیا گیا۔

دستخط کے۔ سی۔ ویب
ڈپٹی رجسٹرار

(مہر عدالت)

جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

تریاق دماغ یہ دوا دل و دماغ کو بیحد تقویت پہنچاتی ہے۔ اگر امتحان میں اول رہنا ہو۔ اگر مدبر اور عقلمند بننا ہو۔ اگر جج بیرسٹر اور قانون دان بننا ہو۔ سائنس میں درجہ کمال پر پہنچنا ہو۔ تو تریاق دماغ استعمال کیجئے۔ تریاق دماغ سے کیسا ہی کند ذہن۔ غبی انسان ہو۔ نہایت ذہین بن سکتا ہے۔ دل و دماغ کے قوت پہنچانے میں لاثانی ہے۔ جس کا ہزاروں آدمی تجربہ کر چکے ہیں۔ استعمال کرکے دیکھئے اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت تیس گولی تین روپیہ۔

اکسیر بانجھ وہ بانجھ عورتیں جو اولاد ہونے سے بالکل محروم ہیں۔ اور اس حسرت میں نہایت غمگین ہیں کہ افسوس ہمارے بعد ہماری نسل منقطع ہونے والی ہے۔ وہ ہرگز نہ گھبرائیں بصد شوق یہ دوا استعمال کریں قطعی اولاد پیدا ہوگی۔ ہزارہا بانجھ عورتیں اس دوا سے صاحب اولاد ہو گئیں۔ نہایت مجرب دوا ہے قیمت تین روپیہ

اکسیر دمہ و کھانسی کیسا ہی پرانا دمہ یا کھانسی ہو۔ اس دوا سے دور ہو جاتا ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتا ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا فائدہ دکھاتی ہے۔ نہایت مجرب و آزمودہ ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ ضرور تجربہ فرمایئے جبکہ آپ تمام دوائیں کرکے تنگ آ چکے ہوں۔ اس وقت (اکسیر دمہ و کھانسی) کو ضرور استعمال فرمائیں قیمت دو روپیہ علاوہ محصول۔ نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہو سکتی ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیں:

ہر مرض کی مجرب دوا منگانے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

تپ دق دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی ابتدائی درجہ میں ہو یا آخری سٹیج میں کسی حال میں بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

کندن [illegible] زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ مفصل حالات کے لئے ذیل کے پتہ سے اس کا لٹریچر مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۲ اپریل۔ آج مقدمہ شہید گنج میں ڈاکٹر شیخ محمد عالم کی بحث کا پانچواں دن تھا۔ آپ نے اس مسئلہ پر بحث کی۔ کہ ان فیصلہ جات کی وجہ سے جو گوردوارہ ٹریبونل اور دیگر عدالتوں سے شہید گنج کے متعلق پہلے ہو چکے ہیں۔ موجود دعویٰ قانون سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے ثابت کیا۔ کہ اگر عمارت متنازعہ کو مسجد تسلیم کر لیا جائے۔ تو اس پر گوردوارہ ایکٹ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

ادیس آبابا ۲۲ اپریل۔ ڈیسی کی جنوب مغربی پہاڑیوں میں شہنشاہ حبشہ فوجیں جمع کر رہے ہیں ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک حبشی دستہ نے مغربی پہاڑیوں کی گھاٹیوں سے اتر کر اطالوی ہوائی مستقر پر حملہ کر دیا۔ اور پہرہ داروں کو ہلاک کر کے ستر اطالوی طیاروں کو بالکل تباہ کر دیا۔

مدراس ۲۲ اپریل۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ نے کانگرس ہاؤس میں ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے کہا۔ کہ معاہدہ ورسائی جرمنی کے لئے ہلاکت آفریں اور خطرناک تھا۔ لیکن جدید دستور اساسی ہندوستان کے لئے معاہدہ ورسائی سے بھی زیادہ ہلاکت آفریں ہے۔ مقرر نے کہا کہ اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے آئندہ انتخابات میں کانگرسی امیدواروں کو کامیاب بنانا چاہیئے۔

کلکتہ ۲۲ اپریل۔ کورٹی گرام ریلوے سٹیشن سے ایک نہایت سنسنی خیز ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ایک بنگالی نوجوان ریل گاڑی کے ڈبہ میں گھس آیا۔ اور ریوالور دکھا کر بہت سے پارسل جن میں بیمہ شدہ خطوط بھی تھے چھین لئے۔ اور فرار ہو گیا۔

الہ آباد ۲۲ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے لارڈ لنلتھگو کی تقریر کے متعلق کہا۔ کہ میں نے وائسرائے کی تقریر پڑھی ہے لیکن مجھے یقین نہیں۔ کہ اس سے حالات میں کوئی تغیر واقع ہو۔

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ آج آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کامرس ممبر نے مسودہ قانون محاصل پیش کیا۔ اور [illegible] اس کے بعد مختلف ارکان اسمبلی نے مسودہ قانون پر بحث و تمحیص کی۔ آخر میں آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے جوابی تقریر کی جس کے بعد مسودہ قانون پر غور کرنے کی تحریک منظور ہو گئی۔

ادیس آبابا ۲۲ اپریل۔ اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کی گئی ہے۔ کہ اطالوی افواج ایک آدھ دن تک ادیس آبابا پر قبضہ کر لیں گی۔

موگاڈیشو ۲۲ اپریل۔ ایک اطالوی فوجی دستہ نے سگاگ سے چالیس میل کے فاصلہ پر حبشی فوج کے دائیں حصہ پر سلطان جمہ تہرین زبردست حملہ کیا۔ حبشی فوجوں کے جوابی حملہ میں حبشیوں کو شدید نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ حبشیوں کی ۲۰ ہزار فوج میں سے نصف سے زیادہ لوگ منتشر ہو گئے ہیں۔

ناگپور ۲۲ اپریل۔ ڈاکٹر امبیدکار کے یوم ولادت کے سلسلہ میں یہاں جلسہ ہوا جس میں سرکرن مقررین نے اپنی تقریروں میں کہا ہم ہندو دھرم چھوڑ دیں گے۔ گاندھی جی بھی ہمیں تباہ کرنے کے لئے ہندوؤں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ ایک مقرر نے ہندو مذہب کی شدید مذمت کی۔

قاہرہ ۲۲ اپریل۔ قاہرہ کا جرمن سفیر ۱۸ اپریل کو صحرا میں طوفان ریگ میں کہیں گم ہو گیا۔ وہ برطانوی طیارے اور پانچ مصری ہوائی جہاز اس کی تلاش میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔ لیکن ہنوز اس کا کوئی پتہ نہیں مل سکا۔

الہ آباد ۲۲ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اخبارات کے نام ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کی گرفتاری اور نظر بندی کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کرنے کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے انہوں نے ۱۰ مئی کی تاریخ مقرر کی ہے۔

لکھنؤ ۲۲ اپریل۔ اخبار پائینیر لکھتا ہے کہ اخبار ہمدم ہی اس خبر کی صحت کا ذمہ دار ہے [illegible] کہ لارڈ ولنگڈن نے روانگی سے پہلے یہ فیصلہ کیا کہ مہاراجہ پٹیالہ کے اختیارات سلب کر لئے جائیں۔ اور انہیں ۶ لاکھ روپیہ سالانہ پنشن دیدی جائے۔ لیکن ریاست کے نظم و نسق میں دخل دینے کا کوئی حق نہ ہو۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ کل دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین نے برطانوی افواج کو جدید آلات حرب سے مسلح کرنے کے لئے میزانیہ پیش کیا۔ اور کہا۔ کہ اندازہ ہے کہ آئندہ سال ۷۹۸۳۱۰۰۰ پونڈ آمدنی ہو گی۔ اور ۷۹۷۸۹۷۰۰ پونڈ خرچ ہو گا۔ آپ نے کہا کہ ۳۷-۱۹۳۶ء میں دفاعی استحکامات پر ۲۰ ملین پونڈ خرچ ہونے کا اندازہ ہے جس میں سے دس ملین پونڈ صرف فضائی طاقت کے استحکامات پر خرچ کیا جائے گا۔ دارالعوام نے میزانیہ کو منظور کر لیا۔

ادیس آبابا ۲۲ اپریل۔ دارالخلافہ پر اطالوی حملہ کی ناکامی کی وجہ سے ادیس آبابا کے باشندے دارالخلافہ میں پھر ایک ایک کر کے واپس آ رہے ہیں۔

ادیس آبابا ۲۲ اپریل۔ گوجم اور ڈنگیلا کی بغاوت فرو ہو گئی ہے۔ اور ان صوبجات کے ہزاروں مسلمانوں نے شاہ نجاشی کی فوج میں بھرتی ہونا منظور کر لیا ہے۔ بعض علاقوں میں بارشوں کی وجہ سے اطالوی ٹینک مشینیں گنیں اور توپیں بالکل ناکارہ ہو گئی ہیں۔ صومالی لینڈ اور ایریٹریا کے حبشی دیہات پر اطالوی طیاروں کی بمباری ابھی تک جاری ہے اطالوی حکام نے صومالی لینڈ کے ۸۰۰ نمبرداروں اور رعایا کی سرداروں کو نظربند کر دیا ہے۔

روما ۲۲ اپریل۔ ادیس آبابا پر اطالوی فوجوں کا قبضہ نہیں ہو سکا۔ لیکن اس کے باوجود سالار جشن منایا گیا۔ مسولینی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مشکلات کے بعد اب ہم منزل مقصود کے بالکل قریب ہیں۔

دہلی ۲۲ اپریل۔ ۱۹ اپریل کو ہز ایکسی لینسی لارڈ لنلتھگو کی طرف سے دہلی کے ۵۰۰۰ غربا اور مساکین کو اینڈرورڈ پارک۔ گورنمنٹ گرلز سکول سبزمنڈی میونسپل سکول۔ پہاڑ گنج میونسپل سکول اور نئی دہلی ٹاؤن ہال میں ایک پرتکلف دعوت دی گئی۔ چیف کمشنر دہلی۔ اور ڈپٹی کمشنر دہلی دعوت کے وقت برابر ان مقامات کا چکر لگاتے رہے۔

بمبئی ۲۲ اپریل۔ بمبئی گورنمنٹ نے ٹیکسی ڈرائیوروں کی ہڑتال کے متعلق ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں پولیس کمشنر کے رویہ کی تائید کی ہے۔

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے مسٹر اے کے میکنزی وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی اور سابق ڈائرکٹر محکمہ یو پی کو سر جارج اینڈرسن کمشنر محکمہ تعلیم حکومت ہند کا جانشین مقرر کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں ایک رکن نے بنگال میں قحط کے متعلق تحریک التوا پیش کی تھی۔ آج انہوں نے حکومت سے دریافت کیا۔ کہ آیا قحط زدہ علاقہ میں لوگوں کے لئے خوراک اور مویشیوں کے لئے چارہ پہنچانے کے لئے حکومت کرایہ میں رعایت کرے گی۔ اس کے جواب میں سرگرجا شنکر باجپائی نے بیان کیا۔ کہ حکومت بنگال اس معاملہ میں متعلقہ ریلوے سے بندوبست کرے گی۔

بیروت ۲۲ اپریل۔ یہودیوں اور عربوں کے تصادم کے مزید حالات مظہر ہیں۔ کہ یافا کی حالت ابھی تک غیر تسلی بخش ہے بعض حلقوں میں فسادات کی چنگاریاں ابھی تک سلگ رہی ہیں۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ جرمن پہلوان کریمر آج شام بنگال روانہ ہو گیا۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ حبشہ کے ساتھ ہمدردی کے طور پر پانچ لاکھ پونڈ قرضہ اس ہفتہ لنڈن سے لیا جانے لگا۔ لنڈن کی حبشہ کمیٹی یہ قرضہ بنک کے گورنر کی مدد سے لے رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ پنجاب میں اتحاد پارٹی کے قیام سے احراری حلقوں میں صف ماتم بچھ رہی ہے۔ اور وہ سراسیمہ ہو کر ادھر ادھر پاؤں مارنے لگا گئے ہیں۔ مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی اور مولوی عطاء اللہ نے جو ان دنوں دہلی میں ہیں۔ کھلے لفظوں میں اپنا ارادہ ظاہر کر دیا ہے کہ وہ میاں سر فضل حسین اور